متاعِ وقت کی قدر

حضرت اقدس مولانا محمد سلیم دھورات دامت برکاتہم
بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوۃ اکیڈمی، لیسٹر، برطانیہ

فہرست

تقریظ

شیخِ طریقت، عارف باللہ حضرت اقدس مولانا محمد قمر الزمان صاحب
الہ آبادی دامت برکاتھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم

محب مکرم، مولانا محمد سلیم دھورات زید مجدہ کا بیان بصورت تحریر پڑھ کر بہت مسرت ہوئی، بلکہ اپنے اکابر کے نظامِ اوقات کو معلوم کر کے عبرت و نصیحت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ صحیح معنوں میں ہم سب کے اعمال کو ہر وقت بجا لانے کے اہتمام کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

آپ نے بہت سے بزرگوں کے نظامِ اوقات و واقعات لکھے، یہ حقیر بعض حضرات متاخرین اکابر کے متعلق یوں عرض پرداز ہے کہ الحمد للہ حضرت مصلح الامت مولانا شاہ وصی اللہ قدس سرہ بھی اوقات کے بہت پابند تھے۔ ہم لوگوں کو سات آٹھ اسباق: مختصر المعانی، شرح جامی وغیرہ سے لے کر بخاری شریف تک نہایت پابندی سے پڑھاتے تھے۔ اس کے ساتھ آنے والے طالبین و سالکین کی ضیافت و رعایت کا خاص اہتمام رکھتے تھے، اور اصلاحی خطوط بھی برابر آتے رہتے تھے اور روز کا روز اس کے جوابات لکھ کر سپرد ڈاک فرماتے تھے۔ اس سلسلہ میں ذرا بھی ہم لوگوں کی کوتاہی گوارہ نہیں فرماتے تھے۔

اسی طرح حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اوقات کے نہایت پابند تھے، صبح چند گھنٹے تصنیف کے لئے مخصوص تھے، اس وقت بعض خاص ہی احباب کو ملنے کی اور بیٹھنے کی اجازت ہوتی تھی، جس کی وجہ سے ماشاء اللہ بکثرت آپ کی تصانیفِ مفیدہ لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا علی میاں نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے جو دینی و

علمی خدمت انجام پائی، تصنیفی کام بھی خوب ہی خوب ہوا، اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ نے اوقات کی حفاظت فرمائی، نیز یہ بھی فرمایا کہ جب کام کی ذمہ داری اپنے اوپر آئی تو سمجھ میں آتا ہے کہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے جو نظامِ اوقات مقرر فرمایا تھا وہ اسی مصلحت و حکمت کی وجہ سے تھا، ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اب اخیر میں مولانا محمد سلیم دھورات کو تہینت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جو 'اکابر امت کی کم وقت میں خدمات اور ان کے کمالات' تحریر فرمائے ہیں وہ ساری امت کے لئے، خصوصاً طلبہ علماء بلکہ مشائخ کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسے اپنا دستور و لائحہ عمل بنانے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

(حضرت اقدس مولانا) محمد قمر الزمان الٰہ آبادی (دامت برکاتہم)

(وارد حال بارباڈوس، ویسٹ انڈیز)

۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ

۵ جولائی ۲۰۰۷ء

تقریظ

حضرت اقدس مفتی عمر فاروق صاحب لوہاروی دامت برکاتھم
(شیخ الحدیث دار العلوم لندن، برطانیہ)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین، و الصّلاۃ و السّلام علیٰ رسولہ محمّد خاتم النّبیّین، و علیٰ اٰلہ و أصحابہ و من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدّین. امّا بعد.

وادئ یورپ میں اسلام کی نشر و اشاعت اور دعوت و ارشاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جن نفوسِ قدسی صفات کا اجتباء و اصطفاء فرمایا ہے، ان میں سر خیل ہمارے اکابر کے منظورِ نظر اور مرجعِ عوام و خواص، حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائھم بالخیر کی ذات والا صفات ہے، جو ظلمت کدۂ یورپ میں بجا طور پر منیارۂ نور ہیں۔

حضرت والا دامت برکاتہم اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر کے ڈائیرکٹر، ماہنامہ "ریاض الجنّۃ" انگریزی کے مدیر اور جامعہ ریاض العلوم، لیسٹر، یوکے کے بانی، مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں۔ آپ ولی صورت و سیرت، نیک نہاد و نیک طبیعت، علم دوست اور علم پرور اور متنوع و ہمہ جہت صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ تقریر و تحریر، تعلیم و تدریس اور تزکیہ و تذکیر کے گوناگوں میدانوں میں آپ کے کارنامے تابندہ ہیں، اور پائندہ بھی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ آپ نے تعلیمی و تربیتی اور انتظامی صلاحیتوں میں انفرادیت کا لوہا منوالیا ہے، چنانچہ تعلیم و تربیت کے لحاظ سے آپ کا ادارہ اپنی ایک شناخت قائم کئے ہوئے ہے۔ آپ جذبۂ مردم سازی، صلاحیت پروری؛ بلکہ صلاحیت انگیزی، محنتِ پیہم اور جوشِ عمل سے سرشار ہیں۔ اول ملاقات ہی میں آپ کی بیدار مغزی، بالغ نظری، عالی ظرفی، حوصلہ مندی اور اصاغر نوازی کا گہرا نقش دل و دماغ پر قائم ہو جاتا ہے۔ اس عصر خزاں دیدہ میں آپ دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں، جس میں نوجوانوں نے بڑے سے بڑ

وں کے لئے احترام و عقیدت کا جوا اپنے کندھوں سے اتار پھینکا ہے، یہ در حقیقت آپ کا اخلاص و یقین اور آپ کی خوش مزاجی و نرم خوئی ہے، کہ نوجوانوں کی عقل و خرد اور دل و ضمیر کو آپ نے اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔

ہجوم کیوں ہے زیادہ 'شراب خانے' میں؟
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے 'مردِ خلیق'

امت مسلمہ پر خصوصاً نوجوان طبقہ پر آپ کے اثرات و احسانات اور ان کے افکار و خیالات کی دنیا میں صالح انقلاب برپا کرنے کی خاطر؛ آپ کی شب و روز کی کوششیں قابلِ رشک ہیں۔

آپ کے مواعظ و خطابات دلوں میں حبِ قرآن و سنت کی آبیاری، فکر میں بالیدگی اور عقیدے میں ایسی پختگی پیدا کرنے والے ہوتے ہیں، جو سامعین کے فکری سرچشمے اور اس کی سرگرمیوں کے سارے دھارے پر کنٹرول رکھنے والے ہوتے ہیں، خصوصاً نوجوان نسل کی عقل و فکر کی تہذیب کے سلسلہ میں گہرے اور وسیع تر اثرات چھوڑ تے ہیں۔ اور آپ کا فیضانِ عشق، آدابِ جنوں سکھا کر آشنائے لذتِ شعور و آگہی بناتا ہے۔ آپ کے مواعظ زبان کی شگفتگی، اندازِ بیاں کی برجستگی و بے ساختگی اور سچے جذبات کی ترجمانی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ آپ کے خطابات کا لفظ لفظ پارۂ دل اور قاشِ جگر ہونے کی وجہ سے ان میں اپنا ایک اثر ہوتا ہے۔ شگفتہ بیانی پر اخلاص اور سوزِ محبت مستزاد ہے، جس کی برکتیں آپ کی زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ میں اس طرح محسوس ہوتی ہیں، جیسے پھول کی پتیوں میں بادِ سحر گاہی کا نم، اور صاف محسوس ہوتا ہے، کہ دل کا با مقصد درد الفاظ کے لباسِ جمیل کے اندر سے جھلک جانا چاہتا ہے۔

ہیں اور بھی دنیا میں، سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے، اندازِ بیاں اور

آپ کے اردو و انگلش خطابات و بیانات کی کیسٹیں سیکڑوں ہیں۔ سر دست ان میں سے ایک خطاب بعنوان "متاعِ وقت کی قدر" کتابی شکل میں آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے۔ کیسٹ سے کتابی صورت میں منتقل کرنے کا ہفت خواں، محترمی حضرت مولانا مفتی ابراہیم صاحب ایٹالوی زید مجدہ، استاذ الحدیث جامعہ ریاض العلوم،

لیسٹر نے طے کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم لائقِ صد تبریک و قابلِ صد تحسین ہیں، کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات کے باوجود اس اہم کام کی طرف توجہ منعطف فرمائی، اور بڑی کد و کاوش اور عرق ریزی و جاں فشانی سے حضرت والا مد ظلہم کے علمی و اصلاحی خطاب کو کتابی شکل میں مرتب فرمادیا۔

یہ خطاب کیا ہے؟ ناقدریٔ وقت کے مریض کے لئے نسخۂ شفاء۔ غفلت کی وجہ سے موجب نقمت بننے والے "وقت" کو موجبِ نعمت بنانے کا کیمیاء۔ لایعنی میں اشتغال کی وجہ سے جاں بلب انسانیت کے لئے پیغام مسیحائی۔ متاع وقت کی حفاظت کے لئے با اعتماد محافظ و سیکورٹی گارڈ۔ تغافل و تساہل کے گرد و غبار کی صفائی کے لئے سحاب مدرار۔ لمحاتِ زندگی کے صدف کے لئے قطراتِ ابرِ نیساں۔ لایعنی کی شبِ دیجور کے لئے بدرِ منیر۔ ضیاعِ وقت کے زہرِ ہلاہل کے لئے قند و تریاق۔

اس توقع پر یہ چند سطور تحریر کر دی ہیں، کہ ان سطور سے حضرت والا مد ظلہم کے اس وقیع خطاب کے ساتھ ایک نسبت حاصل ہو جائے گی،

بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس ست

اور فاضلِ مرتب کے لئے بقیہ مواعظ و خطابات کو کتابی شکل میں جمع کرنے کے جذبہ اور حوصلہ کو مہمیز کریں گی ان شاء اللہ تعالیٰ، ورنہ حق یہ ہے کہ بندے کی اس تحریر سے خطاب کے خد و خال کو اجاگر کرنے میں حق تلفی ضرور ہوئی ہے، اور یہ سطور "مخمل میں ٹاٹ کی پیوندکاری" ہی ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے، اور اس کو حضرت والا مد ظلہم، حضرت مفتی صاحب اور جملہ معاونین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

(حضرت اقدس مفتی) عمر فاروق (صاحب دامت برکاتہم)

(۱۴۲۷/۳/۹)

متاعِ وقت کی قدر

اَلحَمدُ للهِ وَكَفٰى والصلوة وَالسَلاَم عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الاَنبِيَاء وَعَلَى اٰله الاَصفِيَاءِ وَاَصحَابِه الاَتقِيَاءِ، اَمَّا بَعدُ: فَقَال النبي صلي الله عليه وسلم: من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه.

ربّ اشرح لی صدری و یسّر لی أمری و احلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی. سبحانک لا علم لنا الاّ ما علّمتنا انّک أنت العلیم الحکیم. اللّٰهم انفعنا بما علّمتنا و علّمنا ما ینفعنا.

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، اللهم صلّ و سلّم و بارک علی سیّدنا و مولانا محمّد و علی آله و اصحابه و اتباعه و ازواجه و ذریاته

معزز علماء، محترم بزرگو اور عزیز نوجوان ساتھیو! اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ حضرات کی خدمت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے ایک نہایت ہی جامع ارشاد کی تلاوت کا شرف حاصل ہوا:

مِن حُسنِ اِسلَامِ المرء تَرکُه مَا لَا یَعنِیه (الترمذی)

آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے اس کا لایعنی اور بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دینا ہے۔

ذخیرۂ احادیث میں اس ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا اونچا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں، آمین۔

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ، جن کا نامِ نامی سلیمان ابن اشعث السجستانی ہے، مشہور محدث گزرے ہیں، اور حدیث کی مشہور ترین کتابوں میں اُن کی کتاب سنن ابو داود بھی شامل ہے۔ یہ بڑے جلیل القدر محدث ہیں، محدث موسیٰ ابن ہارون رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں:

خُلِقَ اَبُو دَاوُدَ فِی الدُّنیَا لِلحَدِیثِ وَفِی الآخِرۃِ لِلجَنّۃ.

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش دنیا میں حدیث کی خدمت کے لئے، اور آخرت میں جنت میں داخلہ کے لئے ہوئی ہے۔

محدث محمد ابن اسحاق صاغانی اور محدث ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہما کے پاس جب امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کی سنن پہونچی تو اسے دیکھ کر انہوں نے فرمایا:

اُلِینَ لِاَبِی دَاوُدَ الحَدِیثُ کَمَا اُلِینَ لِدَاوُدَ الحَدِیدُ.

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فن حدیث کو ایسا آسان کر دیا ہے جیسا کہ حضرت داود رحمۃ اللہ علیہ کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔

سہل ابن عبد اللہ تُستَری رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیاء میں سے گزرے ہیں، انہیں حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بھی نصیب ہوئی ہے، ایک مرتبہ آپ امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور فرمانے لگے:

اِنَّ لِی اِلَیکَ حَاجَۃً.

میں آپ کی خدمت میں ایک ضرورت لے کر حاضر ہوا ہوں۔

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ارشاد فرمایئے، انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ میری ضرورت کو پورا کرنے کا وعدہ فرمائیں تب بتلاؤں، امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میرے بس میں ہو گا تو ضرور کروں گا، تو انہوں نے فرمایا:

اَخرِج اِلَیَّ لِسَانَکَ الَّذِی تُحَدِّثُ بِہٖ اَحادِیثَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہ وَ سَلَّمَ حَتّٰی اُقَبِّلَہ!

آپ اپنی وہ مبارک زبان نکالئے جس سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی احادیث بیان فرماتے ہیں تاکہ میں اس کو چوموں!

اس پر امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان نکالی اور انہوں نے بوسہ لیا۔ یہ ہے امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کا مقام۔

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کی پسندیدہ احادیث

ان پر اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا، اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو محفوظ کرنے کے لئے محنت کی توفیق نصیب فرمائی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ لاکھ (۵۰۰۰۰۰) حدیثیں جمع کیں جن میں سے چار ہزار آٹھ سو (۴۸۰۰) کا انتخاب اپنی سنن کے لئے کیا، اور آگے فرماتے ہیں:

وَ يَكفِى الاِنسَانَ لِدِينِه اَربَعَةُ اَحَادِيثَ

انسان کو اس پورے ذخیرہ میں سے دین دار بننے کے لئے چار حدیثیں کافی ہیں۔

اگر کوئی شخص ان چار حدیثوں پر عمل کر لے گا تو وہ دین دار ہو جائے گا۔ وہ چار حدیثیں یہ ہیں:

۱) اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّيَّاتِ.

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

۲) مِن حُسنِ اِسلاَمِ المرئِ تَركُه مَالاَ يَعنِيه.

آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے اس کا چھوڑ دینا ہے بے فائدہ کاموں کو۔

۳) لاَ يكُونُ المرء مُؤمِناً حَتّٰى يَرضىٰ لِاَخِيه مَا يَرضىٰ لِنَفسه.

آدمی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

٤) اَلحَلاَلُ بَيِّنٌ وَالحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَينَهُمَا مُشتَبِهَاتٌ.

حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو ان چار حدیثوں میں پورے دین کا خلاصہ ہے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی حدیث عبادت کی درستگی کے لئے کافی ہے، دوسری حدیث زندگی کی قیمتی ساعات کی حفاظت کے لئے بہت ہے، تیسری

حدیث حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اور چوتھی حدیث مشتبہ امور سے بچ کر تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بنیاد ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حسن انتخاب

سراج الائمہ، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب سے کون واقف نہیں؟ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے حماد رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تھا کہ میں نے پانچ لاکھ احادیث کے ذخیرہ میں سے صرف پانچ حدیثوں کو منتخب کیا ہے، جو انسان کے لئے کافی ہیں۔

چار تو وہی اوپر والی احادیث ہیں، اور پانچویں حدیث:

اَلمسلِمُ مَن سَلِمَ المسلِمُونَ مِن لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ.

سچا پکا مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث بھی نہایت جامع اور مہتم بالشان ہے، عالم میں امن و سکون کی فضاء برقرار رکھنے کے لئے ضمانت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے انتخاب کو سامنے رکھ کر ہی اپنا انتخاب کیا ہے اس لئے کہ وہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے ۵۲ سال بعد پیدا ہوئے، اور وہ امام صاحب کے فضل و کمال اور ان کے امام ہونے کے معترف تھے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

رَحِمَ اللہُ اَبَاحَنِیفَۃَ اَن کَانَ اِمَاماً.

اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر رحم فرمائیں کہ وہ واقعی امام تھے۔

اس تمہید سے آپ حضرات کو مذکورہ احادیث کی اہمیت معلوم ہوگئی ہو گی، ابھی ابھی خطبہ میں جس حدیث کو پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، وہ انہی حدیثوں میں سے ایک ہے، اور آج اسی کو بنیاد بنا کر کچھ عرض کرنے کی کوشش کی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

مِن حُسنِ اِسلَامِ المرءِ تَركُه مَالَا یَعنِیہِ.

آدمی کے اسلام کی خوبیوں اور اچھائیوں میں سے اس کا لایعنی کو چھوڑ دینا ہے۔

یعنی ایک مسلمان کے اچھا مسلمان ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ لایعنی میں مبتلا نہیں ہوتا۔

لایعنی کسے کہتے ہیں؟

اب سوال یہ ہے کہ لا یعنی کسے کہتے ہیں؟ لایعنی فضول اور لغو کام کو کہتے ہیں۔ اور فضول اور لغو ہر وہ کام ہے جس میں نہ دنیا کا فائدہ ہو، نہ آخرت کا۔ اب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کے انتخابات و ارشادات کا مطلب یہ ہوا کہ آدمی کے دیندار بننے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ہر اس بات کو بولنے سے اور ہر اس کام کو کرنے سے رُک جائے جس کا نہ دنیا میں کوئی نفع ہو، نہ آخرت میں۔ تو لایعنی ہر اس عمل کو کہتے ہیں جس کا نہ دنیا میں کوئی فائدہ اور نہ آخرت میں۔

لایعنی میں مشغولی: قیمتی لمحات کی بربادی

اب ظاہر ہے کہ جو شخص ایسے عمل میں مشغول ہو گا جس کا دنیا اور آخرت کسی میں فائدہ نہیں تو وہ اللہ کی دی ہوئی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہا ہے۔ اور جو شخص اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہا ہو وہ کتنے خسارہ میں رہے گا۔ اس لئے کہ یہ ایسی دولت ہے جو ضائع ہونے کے بعد دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتی۔

وقت کی قیمت دنیاداروں کی نظر میں

دیکھو میرے بھائیو! دنیا میں ہر شخص کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے، تاجر کا مقصد تجارت، حکمران کا مقصد حکومت، دنیادار کا مقصد دنیا۔ اور ایک مسلمان کا بحیثیت مسلمان ہونے کے زندگی کا نصب العین اور سب سے اہم مقصد آخرت ہے۔ اب آپ کسی بھی شخص کو دیکھ لیجئے، وہ اپنے متعین مقصد میں مشغولی کے وقت کسی اور کام کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتا جس سے اس کے مقصد میں خلل پیدا ہو سکتا ہو، وہ اپنے مقصد میں کامیابی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور ایک لمحہ کے

لئے بھی وہ اپنے مقصد سے غافل نہیں رہتا، اور عقل کا تقاضہ بھی یہی ہے۔

ایک تاجر اپنی تجارت کے اوقات میں کسی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا پسند نہیں کرتا اس لئے کہ اُسے اپنا نقصان نظر آتا ہے جسے وہ کسی بھی قیمت پر گوارہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ لوگ اپنے مقصد کی حد تک کتنے عقلمند اور ہوشیار نکلے کہ وہ اپنے مقاصد کو سامنے رکھ کر اپنے وقت کی قدر کرتے ہیں اور محنت میں صرف کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے مقاصد میں ترقی کی معراج کو پہنچ گئے۔

مسلمانوں کا حال

اور اس کے برعکس مسلمانوں کا حال بہت ہی عجیب ہے، بحیثیت ایک مسلمان کے اس کی زندگی کا کیا مقصد ہے وہ اسی سے بیچارہ بے خبر ہے، زندگی کے سینکڑوں قیمتی لمحات ضائع ہو رہے ہیں حالانکہ ایک ایک لمحہ اور ایک ایک سیکنڈ اسے آخرت اور اس کے حساب کے قریب کرتا چلا جا رہا ہے مگر یہ غفلت کی نیند سو رہا ہے، لایعنی اور فضولیات میں اپنا وقت برباد کر رہا ہے، قرآن کی اس آیت کا مصداق بنا ہوا ہے:

اِقتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابھُم وَھُم فِی غَفلَةٍ مُّعرِضُونَ (۲۱:۱)

نزدیک آ گیا لوگوں کے لئے ان کے حساب کا وقت اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اعراض کر رہے ہیں۔

میرے بھائیو! افسوس ہے کہ آج ہم اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قیمتی تعلیمات سے بہت دور ہو گئے، دین ہمارے نزدیک چند رسمی کاموں کا نام ہو کر رہ گیا ہے۔

رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

تکبیر تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انورؔ
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

آج ہم تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر، اور اگر کسی کو کچھ واقفیت ہے تو عمل سے بیزار۔ اسی بے پرواہی کی وجہ سے ہم خسارہ میں ہیں اور ذلت کی زندگیاں گزار رہے ہیں، ہماری ترجیحات بدل گئیں، ہمیں لغویات میں مشغولی مرغوب ہے، جس کی وجہ سے ہمارے اوقات لہو اور فضول کاموں میں ضائع ہو رہے ہیں۔ آج مسلمان اپنی زندگی کے سینکڑوں قیمتی لمحات ایسے کاموں میں صرف کر رہا ہے جن میں نہ آخرت کا نفع ہے نہ دنیا کا۔ فضول قصے کہانیاں، سیاسی امور پر بحث، اخبار بینی، کسی کا بے فائدہ ذکر وغیرہ بے شمار کام ہیں جن میں اوقات برباد ہو رہے ہیں۔

فٹ بال اور کرکٹ

Football (فٹ بال) Cricket (کرکٹ) وغیرہ کھیل کود کا خوب رواج ہے، لوگوں کا جنون دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، ایک مسلمان اس قسم کے بے فائدہ کاموں کے پیچھے اپنے اوقات کو کیسے برباد کر سکتا ہے؟ میرے بھائیو! خون کے آنسو رونے کا مقام ہے کہ مسلمان جو پوری دنیا کو جینے کا سلیقہ سکھانے کے لئے آیا تھا وہ اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ فٹ بال کے پیچھے، کرکٹ کے پیچھے اور Hockey (ہاکی) کے پیچھے خرچ کر رہا ہے۔ زندگی کے سینکڑوں گھنٹے ٹی وی پر گزر رہے ہیں، Radio (ریڈیو) پر Commentary (کمنٹری) سننے میں صرف ہو رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مشغلہ اللہ کی یاد سے غفلت میں ڈالنے والا نہیں ہے؟ کیا اس میں مشغولی کے وقت کسی لمحہ اللہ کی یاد بھی آتی ہے؟

افسوس صد افسوس! نماز کی جماعت، بلکہ نماز ہی چھوٹ جاتی ہے۔ اگر مسجد میں آبھی گئے اور نماز پڑھ بھی لی، تو مسجد میں ہی بلکہ نماز کے دوران بھی اسی کا خیال۔ جمعہ کے وقت اگر کوئی میچ کھیلا جا رہا ہے تو نماز جمعہ میں شرکت ہمارے لئے بوجھ بن جاتی ہے، نہ خطبہ سننے کا اہتمام، نہ سنتوں کا اہتمام، اور یہی مصیبت کیا کم تھی کہ اس پر مزید کھیلنے والوں کی محبت سے دل سرشار۔ رفتار، گفتار اور لباس ہر چیز میں ان کی نقل اتاری جا رہی ہے، کیا کفار اور فساق و فجار کی اس درجہ محبت کی مسلمان کے لئے گنجائش ہو سکتی ہے؟ کیا ہمارا مذہب نماز، اللہ کی یاد، اور حقوق کی ادائیگی سے غافل کرنے والی مشغولی کی اجازت دیتا ہے؟ میرے بھائیو! زندگی کی وہ گھڑیاں کس کام کی جو دنیا اور

آخرت میں نفع نہ لا سکے۔ یاد رکھو! وقت کو ضائع کرنا زندگی کو ضائع کرنا ہے، اور وقت کو کار آمد بنانا زندگی کو کار آمد بنانا ہے۔

مفید کام میں وقت کا خرچ

جو شخص اپنے وقت کی قدر کرتا ہے، اور اس کو کسی مفید کام میں خرچ کرتا ہے تو دنیا اور آخرت کے عظیم منافع حاصل کر لیتا ہے۔ کچھ لمحات اگر تلاوت کلام پاک میں گزار لے تو نیکیوں کا انبار لگ جائے، چند گھڑیاں اللہ کی یاد میں گزر جائیں تو بے حساب ثواب حاصل ہو جائے۔ ایک مرتبہ الحمد للہ کہنے پر اتنا اجر ملتا ہے کہ میزان بھر جاتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ کا ثواب آسمان اور زمین کی خالی جگہ کو بھر دیتا ہے۔ جو شخص بھی وقت کی قدردانی کرتا ہے وہ ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا جاتا ہے۔

ہمارے اسلاف اور وقت

ہمارے اسلاف کے یہاں وقت کی کتنی قدر تھی اس کا اندازہ اس سے لگایئے کہ حضرت داود طائی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک زبردست ولی ہیں، ان کی عادت یہ تھی کہ جب بھی کھانے کے لئے بیٹھتے تو جلدی جلدی روٹی کے ٹکڑے کر کے پانی میں بھگو دیتے اور اپنے کام میں لگ جاتے، پھر جب وہ بھیگ جاتے تو تناول فرمالیتے، کسی نے پوچھا کہ آپ روٹی دوسروں کی طرح سالن کے ساتھ نہیں کھاتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سالن کے ساتھ روٹی کھانے کا اور پانی میں ٹکڑے کر کے بھگو کر یونہی تناول کرنے کا حساب لگایا تو مجھے پچاس آیتوں کی تلاوت کا نفع معلوم ہوا، اس وقت سے میں نے یہ معمول بنا لیا تاکہ پچاس آیتوں کی تلاوت کرنے کا نفع اور فائدہ حاصل کر سکوں۔

حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ستو پھانک رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ خشک ہی پھانک رہے ہو؟ کہنے لگے کہ میں نے روٹی چبانے اور ستو پھانکنے کا حساب لگایا تو چبانے میں اتنا وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے کہ اس میں آدمی ۷۰ مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے، اس لئے میں نے ۴۰ برس سے روٹی کھانا چھوڑ دی، ستو ہی پھانک لیتا ہوں۔

پانچویں صدی کے ایک بزرگ عالم شیخ سلیم رازی رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح

شارح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قلم جب لکھتے لکھتے گِھس جاتا اور قلم کو درست کرنے کی ضرورت پیش آتی تو وہ درست کرتے کرتے ذکر میں مشغول ہو جاتے تاکہ یہ وقت صرف ایک ہی کام میں نہ گزر جائے۔ ظاہر ہے کہ قلم درست کرنا بھی عبادت ہی ہے، اس لئے کہ وہ علم ہی کے لئے تھا، مگر وقت کی قدر و قیمت کا انہیں اتنا احساس تھا!

دوسرے کاموں کی کب فرصت

اور یہ احساس بھی اللہ کا ایک انعام ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتا۔ یہ اسے ملتا ہے جسے آخرت کی فکر اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی مٹھاس حاصل ہوجاتی ہے اور پھر اس کے پاس دوسرے کاموں کے لئے فرصت نہیں رہتی۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور بزرگ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ بیان فرمایا ہے، حضرت خضرعلیہ السلام حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے آئے، سلام و مصافحہ کے بعد حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ پھر ذکرُ اللہ میں مشغول ہو گئے، حضرت خضر علیہ السلام نے بڑا تعجب کیا کہ یہ تو بڑے بے فکر ہیں، فرمایا کہ بھائی تم تو بڑے بے فکر ہو، لوگ تو برسوں میرے ملنے کی تمنا میں رہتے ہیں لیکن ملنا نصیب نہیں ہوتا، تم سے میں خود ملنے آیا، لیکن تم نے میری طرف توجہ بھی نہیں کی، حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ سے ملنے کی تمنا وہ کرے جسے خدا سے ملنے سے فرصت ہو۔

ہم لوگ فرصت ہی فرصت میں ہیں اس لئے کہ وقت کی قدر نہیں، کاش کے ہمیں وقت کی قیمت معلوم ہو جاتی!

زندگی نہیں تو کچھ نہیں

میرے بھائیو! یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ اللہ کی دی ہوئی تمام نعمتوں میں سب سے قیمتی نعمت ایمان ہے، مگر ایک حیثیت سے وقت ایمان سے بھی زیادہ اہم ہے، اس لئے کہ وقت نہ ہوتا تو زندگی نہ ہوتی، اور زندگی نہ ہوتی تو ہمارا وجود نہ ہوتا، اور بغیر وجود کے ہم ایمان کی سعادت سے سرفراز نہ ہو سکتے۔ میرے عزیزو! زندگی کی

نعمت کے بغیر نہ ہم ایمان کی دولت حاصل کر سکتے، نہ نماز پڑھ سکتے، نہ روزہ رکھ سکتے، نہ اللہ سے مناجات کر سکتے، نہ مقام ولایت حاصل کر سکتے، نہ جنت میں جا سکتے، نہ اللہ کا دیدار کر سکتے۔ یہ وقت کا کرشمہ ہے کہ ہمیں دنیا اور آخرت کی بے شمار نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا ہے۔ اگر وقت کے وہ لمحات نہ ہوتے جن سے زندگی بنتی ہے تو ہم ان تمام نعمتوں سے کیسے فائدہ اٹھاتے؟ پتہ چلا کہ وقت بہت ہی قیمتی سرمایہ ہے۔ اور جو شخص لایعنی میں مشغول ہو کر اس سرمایہ کو برباد کرتا ہے وہ اپنے عمل سے یہ اعلان کر رہا ہے کہ میری نظر میں سب سے زیادہ بے قیمت چیز وقت ہے۔

وقت کی قدر احادیث کی روشنی میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے سینکڑوں ارشادات ملتے ہیں جو زندگی کے لمحات کو ضائع کرنے کے بجائے قیمتی بنانے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

خِیَارُکُم اَطوَلُکُم اَعمَاراً وَاَحسَنُکُم اَعمَالاً (مسند احمد)

تم میں سے بہترین لوگ لمبی لمبی عمر والے اور اچھے اچھے اعمال والے ہیں۔

خَیرُ النَّاسِ مَن طَالَ عُمُرُہ وَحَسُنَ عَمَلُہ (ترمذی)

بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر طویل ہو اور اعمال اچھے ہوں۔

یعنی عمر طویل پائے اور اپنی عمر کے لمحہ لمحہ کو اچھے عمل میں صرف کرے۔

اِغتَنِم خَمسًا قَبلَ خَمسٍ شَبَابَکَ قَبلَ ھرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبلَ سُقمِکَ وَغِنَاکَ قَبلَ فَقرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبلَ شُغلِکَ وَحَیَاتَکَ قَبلَ مَوتِکَ (حاکم)

پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو: بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، فقر سے پہلے خوشحالی کو، مشاغل سے پہلے فارغ وقت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

نِعمَتَانِ مَغبُونٌ فِیهما کَثِیرٌ مِنَ النَّاسِ، اَلصِّحَّۃُ وَالفَرَاغُ
(البخاری)

دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں، وہ ہیں صحت اور فراغت۔

ان تمام ارشادات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وقت کی قدر کرنے کی کتنی تاکید فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشأ مبارک یہ ہے کہ ہم اپنی عمر عزیز کے ایک لمحہ کو بھی بے فائدہ کاموں میں خرچ نہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماں سے زیادہ مہربان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر ماں سے زیادہ مہربان اور باپ سے زیادہ شفیق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ ساری باتیں بتلادیں جو ہمیں جنت کے قریب کرنے والی ہیں تاکہ ہم انہیں اختیار کریں، اور وہ تمام باتیں بھی بتلادیں جو جہنم میں لے جانے والی ہیں تاکہ ہم ان سے دور رہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں:

ایھَا النَّاس لَیسَ مِن شَیئٍ یقَرِّبُکُم اِلَی الجَنَّۃِ وَ یُبَاعِدُکُم مِنَ النَّارِ اِلَّا قَد اَمَرتُکُم بِہٖ وَلَیسَ شَیئٌ یُقَرِّبُکُم مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُم مِنَ الجَنَّۃِ اِلَّا قَد نَھَیتُکُم عَنہ. (مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۵۲)

اے لوگوں میں نے تمہیں ہر اس چیز کا حکم کیا ہے جو تمہیں جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرے اور ہر اس چیز سے روکا ہے جو تمہیں جہنم کے قریب اور جنت سے دور کرے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا احسان ہے کہ دوزخ کے عذاب سے حفاظت اور جنت کی ابدی سعادت کے حصول کا صاف شفاف راستہ اپنی تعلیمات کے ذریعہ متعین کر دیا، اب ہم میں سے ہر شخص کو ہر کام سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ میرا یہ کام میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے یا نہیں؟ میری آخرت کے لئے مفید ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو دنیا کے لئے مفید ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو یہ لایعنی ہے، لغو ہے اور فضول ہے اور بحیثیت مسلمان میرے لئے اس میں مشغول

ہونا کسی طرح مناسب نہیں، اس لئے کہ زندگی کے قیمتی لمحات کو ایسے کام میں ضائع کرنا جو بے فائدہ ہو، نقصان عظیم ہے۔ ایک شخص ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ کر کے بے قیمت پتھر خریدتا ہے جس کا نقصان کوئی نہیں مگر ہر عقلمند انسان اسے عظیم نقصان قرار دے گا اس لئے کہ پیسے ایسی چیز پر خرچ کئے جو بے قیمت تھی۔ اسی طرح اگر کوئی زندگی کے قیمتی لمحات کسی ایسے مباح لایعنی کام میں خرچ کرتا ہے جو نقصان دہ نہیں مگر تب بھی ہر عقلمند اسے نقصان عظیم کہے گا اس لئے کہ متاع وقت ایسے کام میں خرچ ہوا جو نہ دنیا میں نفع لا سکا نہ آخرت میں۔

غیر مسلموں کی نظر میں وقت کی قیمت

دوسری قوموں کو دیکھئے کہ وہ اپنے وقت کی کتنی قدر کرتی ہیں، اور وقت کی قدر کر کے انہوں نے کتنی ترقی کی۔ ان کے یہاں بڑے بڑے ماہرین Time Management Courses تیار کرتے ہیں، اور ان کے ذریعہ وقت کے صحیح استعمال کا طریقہ سکھاتے ہیں، ان courses (کورسز) میں بڑے بڑے graduate (گریجویٹ) اسکول، کالج اور یونیورسیٹی کے ٹیچرز، اور لیکچرار، بڑی بڑی کمپنی کے ڈائریکٹرز پیسے دے کر داخلہ لیتے ہیں اور وقت کے بہترین استعمال کے طریقے سیکھتے ہیں۔ ہمارے اکابر چونکہ اپنے مشائخ کی صحبت کی برکت سے وقت کی قدر جانتے تھے اس لئے انہوں نے بغیر کسی کورس میں داخلہ لئے وقت کی ایسی قدر کی کہ دنیا میں اس کی مثال ملنی مشکل۔ صوفیاء کرام کے یہاں ایک اصطلاح ہے، نظام الاوقات۔ اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ زندگی کے کسی لمحہ کو ضائع نہ کیا جائے، اور ہر لمحہ کو بہتر سے بہتر کام میں خرچ کیا جائے، مشائخ کی خدمت میں رہ کر، تربیت پا کر ان اکابر نے اتنا کام کیا کہ بعد میں آنے والے حیران ہیں۔

اکابر اور وقت کی حفاظت کا اہتمام

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حضرت ڈاکٹر عبد الحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت کی نظر میں وقت کی بڑی قدر تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وقت کی اہمیت کو آپ کی فطرت

میں پیوست کر دیا تھا، ایک ایک لمحہ کو صحیح جگہ پر خرچ کرنے کا اہتمام فرماتے تھے، ہر وقت نظر گھڑی پر رہتی تھی، اور ہر کام نظام الاوقات کے تحت کرتے تھے، اسی اہتمام کی برکت سے دین کی اشاعت کا اور رشد و ہدایت کا ایک بہت بڑا اور قیمتی ذخیرہ امت کے لئے تیار کر کے چھوڑا۔ یہ اس شخص کی شہادت ہے جس نے اپنی آنکھوں سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مشاہدہ کیا ہے۔

آپ کا یہ واقعہ بھی بہت مشہور ہے اور اس سے نظام الاوقات کا کس قدر اہتمام تھا اس کا پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے استاذ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ (جنہیں آپ انتہائی عقیدت سے شیخ العالم فرمایا کرتے تھے) آپ کے یہاں مہمان ہوئے، آپ حضرت کی خدمت میں تھے کہ تصنیف کا وقت آ گیا، استاذِ مکرم کی خدمت میں باَدب عرض کیا کہ حضرت میرا اس وقت کچھ لکھنے کا معمول ہے، اگر اجازت ہو تو اپنا معمول پورا کر لوں؟ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجازت مرحمت فرمادی، استاذ مکرم کی تشریف آوری کی وجہ سے گو اس روز آپ کا دل لکھنے میں نہ لگا لیکن پھر بھی ناغہ نہ ہونے دیا، تھوڑا سا لکھ کر حاضر خدمت ہو گئے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حالات جو کچھ بھی ہوں حضرت کے نظام الاوقات اور معمولات کی پابندی میں کوئی تغیر نہیں دیکھا۔

ہمارے قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وقت کی قدر کتنی تھی اور اپنے کام میں کتنے انہماک کے ساتھ مشغول رہتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت کو بسا اوقات کھانا کھانا بھی یاد نہیں رہتا تھا، عصر کے وقت جب تقریباً ۳۰ گھنٹے کھانے کے بغیر گزر جاتے تھے اور کمزوری محسوس ہوتی تھی اس وقت احساس ہوتا تھا کہ دوپہر کا کھانا باقی ہے۔ اسی انہماک کی وجہ سے آپ پر بزرگوں کی خاص توجہ رہی، آپ اپنی 'آپ بیتی' میں تھانہ بھون کا ایک قصہ بیان فرماتے ہیں کہ بذل المجہود کی طباعت کے سلسلہ میں آپ کا تھانہ بھون جانے کا سلسلہ رہا۔ ظہر کے وقت آپ کو Proof (مسودات) مل جاتے تھے، جنہیں شام تک میں واپس کرنا ہوتا تھا، اس لئے آپ مسجد کے ایک حصہ میں بیٹھ کر

عصر تک ان مسودات کو بڑی توجہ سے دیکھتے رہتے تھے، لیکن چونکہ یہی وقت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی عمومی مجلس کا تھا، اس لئے آپ کو مجلس میں شریک نہ ہونے کا قلق بھی بہت زیادہ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنے اس قلق کو ظاہر فرماتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت، لوگ دور دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور یہ ناکارہ یہاں رہ کر بھی حاضری سے محروم ہے۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ فکر نہ کیجئے، آپ اگرچہ میری مجلس میں نہیں ہوتے مگر میں آپ ہی کی مجلس میں رہتا ہوں، اور بار بار آپ کو دیکھتا ہوں، اور رشک کرتا ہوں کہ کام تو یوں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائیں۔

لغویات کا روحانی نقصان

وقت بڑی قدر کی چیز ہے، دین دنیا کی دولت یہی ہے، جو اس سے فائدہ اٹھائے گا وہ دنیا و آخرت دونوں کا فائدہ اٹھائے گا، اور جو اسے برباد کرے گا وہ دین و دنیا دونوں کا نقصان کرے گا۔

ڈاکٹر عبد الحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لغویات سے عبادت کا نور جاتا رہتا ہے۔

امام ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور صحبت یافتہ مرید، شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عَلاَمَۃُ اِعرَاضِ اللہ تَعَالٰی عَنِ العَبدِ اَن یُشغِلَہ بِمَا لاَ یَعنِیہ.

اگر کوئی بندہ لا یعنی میں مشغول ہوتا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالی اس سے اعراض فرما رہے ہیں۔

کتنی خطرناک بات ہے ! اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بقسم کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنے فضول کاموں میں غور کرے تو اس کو معلوم ہو گا کہ لغو اور فضول کاموں کی وجہ سے ضرور گناہ تک پہنچے گا۔ مثلاً مجھے یہ واقعہ پیش آتا ہے کہ بعض دفعہ کوئی شخص اگر بلا ضرورت پوچھتا ہے کہ آپ فلاں جگہ کب جائیں گے؟ اس سوال سے

مجھ پر گرانی ہوتی ہے، اور مسلمان کے قلب پر گرانی ڈالنا خود معصیت ہے، آگے فرماتے ہیں کہ کوئی لغو اور فضول کام ایسا نہیں جس کی سرحد معصیت سے نہ ملی ہو۔ پس لغو اور فضول ابتداءً تو مباح ہے مگر انتہاءً معصیت ہے۔

وقت کی قدر کرنے والے

میرے بھائیو! جن حضرات نے وقت کی قدر کی اور اپنے آپ کو لغویات سے بچایا، انہوں نے اپنی آخرت کے لئے بھی بہت کچھ کیا اور پیچھے امت کے لئے بھی بہت کچھ چھوڑ ا، ان کے زندہ و جاوید کارناموں کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ انہوں نے کس کمالِ احتیاط کے ساتھ وقت کا استعمال کیا ہو گا۔

یحیٰی ابن معین رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث گزرے ہیں، انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے ہاتھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس لاکھ حدیثیں لکھیں۔

علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے دینی علوم کے تین لاکھ اٹھاون ہزار (۳۵۸۰۰۰) صفحات تحریر میں آئے۔

مسلم شریف کے شارح اور ریاض الصالحین کے مؤلف علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ۴۵ سال کی عمر پائی، لیکن ان کی تصنیفات کا جب حساب لگایا گیا تو روزانہ چار کاپیاں لکھنے کا حساب نکلا۔

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، "تفسیر روح المعانی" کے مصنف پورے دن میں چوبیس اسباق پڑھاتے تھے اور تفسیر و افتاء میں مشغولیت کے زمانے میں تیرہ اسباق پڑھاتے اور رات کو جب فراغت ہوتی تو تفسیر لکھتے، اور دوسرے دن لکھنے کے لئے کاتبوں کے حوالے کرتے۔ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ رات کو اتنا لکھ لیتے کہ کئی کاتب مل کر دس گھنٹے میں اسے پورا کر پاتے۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کے غسل کے لئے پانی گرم کرنے کے لئے صرف وہ برادہ اور چورا استعمال کیا گیا جو احادیث لکھنے کے لئے قلم تراشنے میں جمع ہوا تھا۔ پانی گرم ہونے کے بعد اس میں سے بچ بھی گیا تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صرف اور صرف احادیث کے لکھنے میں اتنا برادہ جمع ہوا تو باقی علوم کے ساتھ کتنا ہوا ہو گا!

مشہور محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے "تاریخ دمشق" لکھی جو ۸۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان کی علمی مصروفیت کے باوجود عبادت کا بھی پورا پورا اہتمام تھا، غیر رمضان میں ہر ہفتہ ایک قرآنِ مجید ختم فرماتے تھے اور رمضان میں یومیہ ایک قرآن۔

یہ ہمارے اسلاف کی زندگیوں کے کارنامے ہیں، انہوں نے زندگی کے قیمتی لمحات کی قدر کی جس کی برکت سے انہوں نے امت کے لئے وہ ذخیرہ چھوڑا جس سے امت قیامت تک فائدہ اٹھاتی رہے گی اور ان کے میزانِ عمل میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا ان شاء اللہ۔

میرے بھائیو! تاریخ کا مطالعہ کیجئے ! آپ کو معلوم ہو گا کہ دنیا میں جتنے کامیاب لوگ گزرے ہیں ان کی ترقیوں کا اہم راز وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال ہے۔

ان حضرات کی نظر میں وقت کتنا قیمتی تھا، اس کا اندازہ نحو و عروض کے امام، خلیل ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے لگایا جا سکتا ہے۔ فرماتے تھے:

اَثقَلُ السَّاعَاتِ عَلَیَّ سَاعَۃٌ آکُلُ فِیهَا.

مجھ پر وہ گھڑیاں سب سے زیادہ بوجھل ہوتی ہیں جن میں کھانا کھاتا ہوں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب ارشاد

مفسر کبیر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ امت کو دو سو کتابوں کا ذخیرہ دینے کے باوجود فرماتے تھے:

وَاللّٰهِ اِنَّنِی أَتَاَسَّفُ فِی الفُوَاتِ عَنِ الِاشتِغَالِ بِالعِلمِ فِی وَقتِ الاَکلِ فَاِنَّ الوَقتَ وَالزَّمَانَ عَزِیزٌ.

خدا کی قسم، کھانا کھاتے وقت علم میں اشتغال کی محرومی سے مجھے بہت افسوس ہوتا ہے، اس لئے کہ وقت اور زمانہ بڑا عزیز سرمایہ ہے۔

میرے بھائیو! ایک جماعت ان حضرات اسلاف کی ہے جنہیں ایک ایک لمحہ کی قدر کرنے کے باوجود بھی افسوس دامن گیر رہتا تھا، اور ایک گروہ ہمارا ہے کہ وقت کو

ضائع کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، اور زندگی کو فضول کاموں میں برباد کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے، اس کے باوجود افسوس تو کیا ہوتا، ہمیں احساس تک نہیں۔

جنتی کو بھی وقت کی ناقدری پر افسوس

یاد رکھو، جب جنتی جنت میں داخل ہوکر تمام نعمتیں حاصل کر لے گا اس کے بعد بھی اسے ضائع کئے ہوئے وقت پر حسرت رہے گی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

لَیسَ یتَحَسَّرُ اَھلُ الجَنَّۃِ اِلاَّ عَلَی سَاعَۃٍ مَرَّت بِھِم لَم یذکُرِ اللہ تَعَالیٰ (الطبرانی، البیھقی)

جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق اور افسوس نہیں ہو گا بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہو۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگوں کی صحبت سے مفید باتیں حاصل کیں، ان میں سے ایک بات یہ تھی:

اَلوَقتُ سیفٌ اِقطَعہُ وَاِلاَّ قَطَعَکَ.

وقت ایک تلوار ہے، آپ اس کو کسی نیک کام میں کاٹیئے ورنہ وہ تو آپ کو کاٹ ہی ڈالے گا۔

یعنی حسرتوں میں مشغول کر کے آپ کو کاٹ ڈالے گا۔

مشہور تابعی عامر بن عبد القیس رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے بات کرنا چاہا تو انہوں نے فرمایا سورج کی گردش تھوڑی دیر کے لئے روک دو تو میں تم سے بات کروں۔

سیال سرمایہ

میرے عزیزو! وقت گزر رہا ہے، یہ سیال سرمایہ ہے، اسے روک کر رکھنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

ہو رہی ہے عمر مثل برف کم

چپکے چپکے رفتہ رفتہ دم بدم
گزرنے والا ایک ایک لمحہ ہماری زندگی کو گھٹا رہا ہے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹادی

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يا ابنَ آدَم اِنَّمَا أَنتَ اَيَّامٌ فَاِذَا ذَهَبَ يَومٌ ذَهَبَ بَعضُکَ.

اے انسان، تو ایام ہی تو ہے، جب ایک دن ختم ہو جائے تو تیرا ایک حصہ ختم ہوجاتا ہے۔

جو دن گزر گیا وہ واپس نہیں آتا، ہر روز طلوع آفتاب کے وقت دن یہ اعلان کرتا ہے:

مَنِ استَطَاعَ اَن يعمَلَ خَيراً فَليَعمَله فَاِنِّى غَير مُكَرَّرٍ عَلَيكُم أَبَدًا. (جمع الجوامع للسیوطی)

جو شخص بھلائی کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو کر لے اس لئے کہ میں کبھی بھی دوبارہ لوٹ کر آنے والا نہیں ہوں۔

میرے بھائیو! ذرا سوچو تو سہی، ہماری زندگی کا بچپن گزر گیا ہے، بہت سوں کی تو جوانی بھی گزر گئی اور کئی ایک بڑھاپے کی منزل کو پہنچ چکے ہیں، اب موت ہی کا انتظار ہے۔

﴿اِنَّ اَجَلَ اللهِ اِذَا جَاء لا يوخر﴾

اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آ پہنچے گا تو ٹلے گا نہیں۔

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا

اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

میرے بھائیو! میرے عزیزو! اس مرحلۂ موت سے پہلے زندگی کی قدر کر لینی چاہیئے، آؤ، ہم سب مل کر یہ تہیہ کریں کہ آج کے بعد ہم اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کریں گے اور ہر لمحہ کو مفید کاموں ہی میں خرچ کرنے کا اہتمام کریں گے ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ارادوں کو قبول فرمائیں، اور خوب برکت نصیب فرمائیں، آمین۔

وقت کی حفاظت کی تدابیر

اب اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بزرگوں کی تعلیمات کی روشنی میں چند مجرب اور مفید ہدایات بیان کی جا رہی ہیں، توجہ اور دھیان سے سن کر اپنے ذہن میں محفوظ کر لیجئے اور ان پر عمل کیجئے۔

نظام الاوقات

پہلی بات نظام الاوقات ہے۔ ہمارے اکابر نے نظام الاوقات کا بہت اہتمام فرمایا ہے، اس سے وقت ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے، اس لئے رات دن کا ایک پروگرام، ٹائم ٹیبل کی شکل میں بناؤ، اور اس پر سختی سے عمل کرو۔ جس کام کے لئے جو وقت متعین کر دیا اس وقت میں اسی کام کو کرو، اور کسی بھی کام کو اپنے مقررہ وقت سے مؤخر ہرگز نہ کرو۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ایاک والتسویف تسویف یعنی امروز و فردا سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ کسی بھی کام کو آئندہ پر، کل پر مت ٹالو اس لئے کہ 'کل' یہ محض ایک دھوکہ اور بہلاوا ہے، یہ انسان کی بے پروائیوں اور ناکامیوں کا سب سے بڑا ذمہ دار ہے، اس لئے ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر پورا کرنے کا اہتمام کرو۔ بلکہ جذبہ یہ رکھو کہ کل کا کام آج اور آج کا کام اب اسی وقت ہوجائے۔ نظام الاوقات کے ضمن میں یہ بات بھی عرض کر دوں کہ جب بھی دو کام یا کئی کام

سامنے آجائیں تو ان میں سے جو سب سے زیادہ ضروری اور انجام کے اعتبار سے سب سے زیادہ مفید ہو اس کو ترجیح دو!

فضول باتوں سے بچنا

دوسری بات لایعنی اور فضول باتوں سے بچنا۔ ہم لوگ اپنے وقت کو کسی مباح غیر مفید کام میں خرچ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کام مباح ہے لہذا کوئی نقصان کی بات نہیں، یہ سوچ بہت غلط ہے۔ یہ بھی بہت بڑا نقصان ہوا کیونکہ ایک بہت ہی قیمتی سرمایہ ایسے کام میں ضائع ہوا جس کا کوئی نفع نہیں۔

ہماری عادت یہ ہے کہ کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے سوچتے ہیں: یہ کام دنیا میں یا آخرت میں نقصان دہ تو نہیں ہے؟ اگر نہیں تو کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ مفید بھی نہ ہو۔ سوچنے کا یہ طریقہ غلط ہے۔ کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں یہ دنیا اور آخرت میں نفع بخش ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مجھے اس کام سے دور رہنا چاہیے، اس لئے کہ اگرچہ یہ فی نفسہ مضر نہیں لیکن زندگی کے اتنے حصہ کو ایسے کام میں صرف کرنا جو دنیا یا آخرت میں نفع بخش نہیں، یہ بھی ایک نقصان ہی ہے۔ ایک شخص اپنا روپیہ ایسے کام میں کبھی خرچ نہیں کرے گا جس کا نفع نہ ہو، روپیہ خرچ کرتے وقت وہ یہ نہیں سوچتا کہ اس میں کوئی نقصان ہے یا نہیں؟ بلکہ ہمیشہ یہ سوچتا ہے کہ اس کا کوئی نفع ہے یا نہیں؟ اگر نفع نہیں تو کبھی خرچ نہیں کرے گا۔

اس سے ایک اور بات بھی سمجھ میں آ گئی کہ جب ایسے کام میں جو مفید نہ ہو اپنے وقت کو خرچ کرنے سے بچنے کا اہتمام کرنا ہے، تو ایسے کام میں اپنے وقت کو خرچ کرنے کی کیسے گنجائش ہو گی جو دنیا میں یا آخرت میں نقصان دہ ہے۔ آج ٹی وی، سینما اور فحش لٹریچر کے ذریعہ ہمارے نوجوانوں کی آخرت بھی برباد ہو رہی ہے اور دنیوی زندگی بھی تباہ ہو رہی ہے۔

میرے بھائیو! اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے کام یہ دونوں جہان میں نقصان پہنچانے والے ہیں، اپنے آپ کو اللہ کی نافرمانی سے بچاؤ! وقت کو برباد کرنے کے لئے اللہ کی نافرمانی سے بدتر کوئی کام نہیں ہے، گناہ وقت کا بدترین مصرف ہے، اس سے دونوں

جہان میں تباہی ہی تباہی ہے، اللہ ہماری حفاظت فرمائیں، آمین۔

غیر ضروری مجلسیں

ایسی مجلسوں سے اپنے آپ کو خوب بچانا چاہئے جو غیر ضروری ہیں، لوگوں سے جتنا اختلاط بڑھے گا اتنا ہی وقت فضول باتوں میں خرچ ہو گا۔ آج کل ہم محفلوں میں صرف فضول اور لایعنی میں مبتلا نہیں رہتے بلکہ غیبت، بہتان جیسے بڑے بڑے گناہوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ شادی بیاہ، تعزیت اور عیادت کے موقع پر دیر تک مجلسیں جمتی ہیں اور غیر مفید بحثوں میں وقت صرف کیا جاتا ہے، اس لئے مجلسوں سے اور اختلاط سے خوب پرہیز کرو، اور زبان کی حفاظت کرو۔

زبان کی حفاظت

اور اگر بولنے کی نوبت آہی جائے اور اس سے کلی اجتناب ممکن نہ ہو تو اپنی زبان پر قابو رکھو۔ گفتگو میں اختصار سے کام لو، بغیر ضرورت کے مت بولو۔ اس اصول کو مضبوطی سے پکڑے رکھو: تول پھر بول! سب سے زیادہ لایعنی میں مبتلا ہونے والی چیز زبان ہے۔ اختلاط سے پرہیز اور ذکر میں مشغول رہنے سے اس کی خوب حفاظت رہتی ہے۔

محاسبہ

روزانہ ایک وقت مقرر کر کے چوبیس گھنٹوں کا محاسبہ کر لیا کرو تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ وقت کہاں گزر رہا ہے۔ کیا کھویا جا رہا ہے اور کیا پایا جا رہا ہے۔ اگر اچھے کاموں میں گزرا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرو اور مزید توفیق کا سوال کرو، اور اگر غلط جگہ پر خرچ ہوا ہے تو توبہ کرو اور آئندہ اس سے بچنے کا پورا عزم کرو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان تدابیر کو اختیار کرنے سے وقت ضائع ہونے سے بچے گا۔

اخیری گزارش

اخیر میں پھر یہ عرض کرنا چاہونگا کہ وقت کو ضائع مت کرو! گپ شپ والی مجلسوں سے پرہیز کرو! زندگی کے لمحات کو اللہ کی اطاعت میں، اس کی رضاء میں، جنت

کے حصول میں، اعلاء کلمۃ اللہ میں، ذکر میں، تلاوت میں، سیرت اور دینی کتب کے مطالعہ میں، اور خدمتِ خلق میں خرچ کرو! کسی بھی لمحہ کو گناہ میں، فضول گوئی میں، لغو کام میں ضائع مت کرو!

ہر دم اللہ اللہ کر
نور سے اپنا سینہ بھر
جیے تو اس کا ہوکر جی
مرے تو اس کا ہوکر مر

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطاء فرمائیں اور وقت کی قدر کرنے والا بنائیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمين
وصلّي الله تعالى علي نبيّنا محمّد وعلي آله
و صحبه أجمعين

حضرت اقدس مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم کی دوسری کتابیں

اردو کتابیں

متاعِ وقت کی قدر

آدابِ حدیث

طلبِ علم کے مقاصد

عالم ربانی کسے کہتے ہیں؟

زیر طبع

زلزلہ کیوں؟

محمد ﷺ ایک عظیم نعمت

مہمانانِ رسول ﷺ کے والدین کی خدمت میں

اردو کتابوں کے لئے ناشر سے راطبہ کیجئے!

English Kitabs

How To Perform Hajj

How To Perform Umrah

How To Perform Ziyarah

Useful Advices for Travellers to Haramayn

Real Pleasure

The Status of Women In Light of the Sirah

Friendship and our Young Generation

Isa عليه السلام - A Prophet of Islam

Learning About Islam- A Pressing Need of our Times

For English Books Contact

Dawah Book Centre

Berners Street, Leicester,

LE2 0FS UK

or email

info@idauk.org